بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسجد کے لئے ایک صحیح ڈائس ہوتے ہوئے دوسری ڈائس وقف کی گئی پہلی ڈائس کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء و مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص مسجد کیلئے ایک عدد ڈائس خود خرید کر وقف کرتا ہے اور بعد میں (پہلے ڈائس کے کچھ پرانا ہوجانے یا نیا بنوانے کا دِل کرنے کی وجہ سے) مزید ایک ڈائس خرید لیا جاتا ہے اس کو بھی مسجد کیلئے وقف کردیا جاتا ہے، کیا واقف اپنا پہلا ڈائس بیچ کر اس کی رقم کو مسجد کے فنڈ میں ایڈ کر سکتا ہے؟

نوٹ: سابقہ ڈائس استعمال میں آسکتا ہے، لیکن نیا ڈائس آنے کی وجہ سے اب زیرِ استعمال نہ رہا۔

جواب

پرانا ڈائس اگر صحیح اور قابل استعمال ہے لیکن نیا ڈائس آنے کی وجہ سے فی الحال حاجت سے زائد ہے تو اسے سنبھال کر حفاظت سے رکھا جائے تاکہ کل کو وہ مسجد کے کام آسکے۔ ہاں اگر اس وقت تک رکھے رہنے سے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو مسجد انتظامیہ اور دیندار اہلِ محلہ افراد باہم مشاورت سے اسے واجبی قیمت (مارکیٹ ویلیو) کے مطابق بیچ سکتے ہیں۔ بیچنے کے بعد اس کی رقم مسجد میں صَرف کی جائے گی۔ واضح رہے کہ موقوفہ چیز واقف کی ملک میں اس وقت لوٹتی ہے جب وہ چیز خراب و بے کار ہوجائے یا ویرانیِ مسجد کے سبب مسجد کو اس کی حاجت نہ رہے۔

فتاوی بحر العلوم میں ایک سوال ہوا کہ زید نے ایک لاؤڈ اسپیکر کا سیٹ مسجد، مدرسہ اور مجالس خیر کیلئے مشترکہ طور پر وقف کیا۔ مسجد میں پہلے سے لاؤڈ اسپیکر موجود تھا جو صرف مسجد میں مستعمل تھا زید کے وقف کردہ لاؤڈ اسپیکر کے بعد رائے یہ ہورہی ہے کہ مسجد کا پرانا لاؤڈ اسپیکر مدرسہ میں کردیا جائے اور نیا سیٹ مسجد میں کردیا جائے، کیا ازروئے شرع ایسا کرنا جائز ہے؟ نیز نئے لاؤڈ اسپیکر کو وقتاً فوقتاً مدرسہ اور مجالس خیر کیلئے استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟ مفتی عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ نے فرمایا: "سائل کے بیان سے ظاہر ہے کہ مسجد میں پہلے سے جو لاؤڈ اسپیکر موجود تھا وہ مسجد کیلئے خاص تھا تو شرعاً اب اسے کسی دوسرے مدرسہ یا مسجد پر دیا نہیں جاسکتا۔ تمام فقہ کی کتابوں میں یہ تصریح ہے: لا یجوز تغیر الوقف من ھیئتہ (عالمگیری ج ۲/ ۵۱۶) اور زید نے جو سیٹ وقف کیا وہ مسجد مدرسہ اور مجالس خیر کیلئے مشترکہ طور سے دیا ہے تو مسجد کا کام اس لاؤڈ اسپیکر سے بھی چلے گا **ایسی صورت میں آپ مسجد کا کام نئے لاؤڈ اسپیکر سے بھی چلائیے مگر پرانے لاؤڈ اسپیکر کو بھی مسجد کے لئے ہی محفوظ رکھئے اور اگر رکھنے سے اسکے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اس کو مناسب دام پر کسی کے ہاتھ بیچ دیجئے اور اسکی قیمت کی رقم بینک میں محفوظ کردیجئے یا کسی امانت دار اور ایمان دار کے پاس رکھ دیجئے اور جب کبھی ضرورت پڑے تو مسجد کے لئے لاؤڈ اسپیکر کی ہی مد میں اسے صرف کیجئے۔** "بہار شریعت" حصہ دوم صفحہ 61 میں عالمگیری کے حوالہ سے ہے کہ پہلے کا

بچاہوا سامان اگر یہ خیال ہو کہ آئندہ ضرورت کے وقت اِسی وقف میں کام آسکتا ہے جب تو محفوظ رکھا جائے ورنہ فروخت کر کے قیمت کو مرمت میں صرف کریں اور اگر رکھ چھوڑنے میں ضائع ہونے کا اندیشہ ہے جب بھی فروخت کر ڈالیں اور قیمت کو محفوظ رکھیں۔ "

(فتاوی بحر العلوم، جلد5، صفحہ 109، شبیر برادرز، لاہور)

اعلی حضرت امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمہ فرماتے ہیں: "آلات مسجد یعنی مسجد کا اسباب جیسے بوریا، مصلی، فرش، قندیل، وہ گھاس کہ گرمی کے لئے جاڑوں میں بچھائی جاتی ہے وغیر ذلک، اگر سالم وقابل انتفاع ہیں اور مسجد کو ان کی طرف حاجت ہے تو ان کے بیچنے کی اجازت نہیں۔ اور اگر خراب و بیکار ہوگئی یا معاذ اللہ بوجہ ویرانی مسجد ان کی حاجت نہ رہی، تو اگر مال مسجد سے ہیں تو متولی، اور متولی نہ ہو تو اہل محلہ متدین امین باذن قاضی بیچ سکتے ہیں۔ اور اگر کسی شخص نے اپنے مال سے مسجد کو دئے تھے تو مذہب مفتی بہ پر اس کی ملک کی طرف عود کرے گی جو وہ چاہے کرے۔ وہ نہ رہا ہو اور اس کے وارث، وہ بھی نہ رہے ہوں یا پتا نہ ہو تو ان کا حکم مثلِ لقطہ ہے، کسی فقیر کو دے دیں، خواہ باذنِ قاضی کسی مسجد میں صرف کر دیں۔" (فتاویٰ رضویہ، جلد16 صفحہ 265، رضا فائونڈیشن، لاہور)

فتاوی امجدیہ میں سوال ہوا کہ مسجد کی کوئی چیز مسجد کے کام سے فاضل ہو اور وہ چیز مسجد کے کام میں آنے کی نہیں ہے اور وہ چیز ایسی ہے کہ کثرت مدت تک بے کار رہنے سے نقصان ہونے کا اندیشہ ہے تو ایسی صورت میں وہ چیز بیع کرنا جائز ہے یا نہیں؟ صدر الشریعہ رحمہ اللہ نے جواب ارشاد فرمایا: "جب وہ چیز بے کار ہے اور اندیشۂ نقصان ہے تو فروخت کر کے قیمت مسجد میں صرف کریں۔ "

(فتاویٰ امجدیہ، جلد03، صفحہ 110، مکتبہ رضویہ، کراچی)

امام اہل سنت رحمہ اللہ تعالی سے سوال ہوا کہ مسجد میں ضرورت سے زیادہ تیل تقریباً تیس سال سے جمع ہے، اس کا کیا کِیا جائے، کیا اسے فروخت کر کے مسجد کے اخراجات میں صرف کریں یا محتاجوں میں تقسیم کر دیں؟ تو آپ رحمہ اللہ تعالی نے فرمایا: "اگر مسجد کے لئے روزانہ تیل دوسری جگہ سے آتا ہے، مسجد کو خریدنا نہیں ہوتا جس کے باعث یہ تیل مسجد میں کام آنے کی امید نہیں یا اس کی حفاظت میں وقت ضائع ہونے کا اندیشہ ہے تو اسے متولی و اکثر متدین اہل محلہ امانت یا دیانت و اعلان کے ساتھ بیچ کر اخراجات مسجد میں صرف کر دیں، محتاجوں میں تقسیم کرنا جائز نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، جلد16 صفحہ 415، رضا فائونڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: محمد ساجد عطاری

مصدق: مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر: NRL-0505

تاریخ اجراء: 06 ذو القعدۃ الحرام 1447ھ/24 اپریل 2026ء